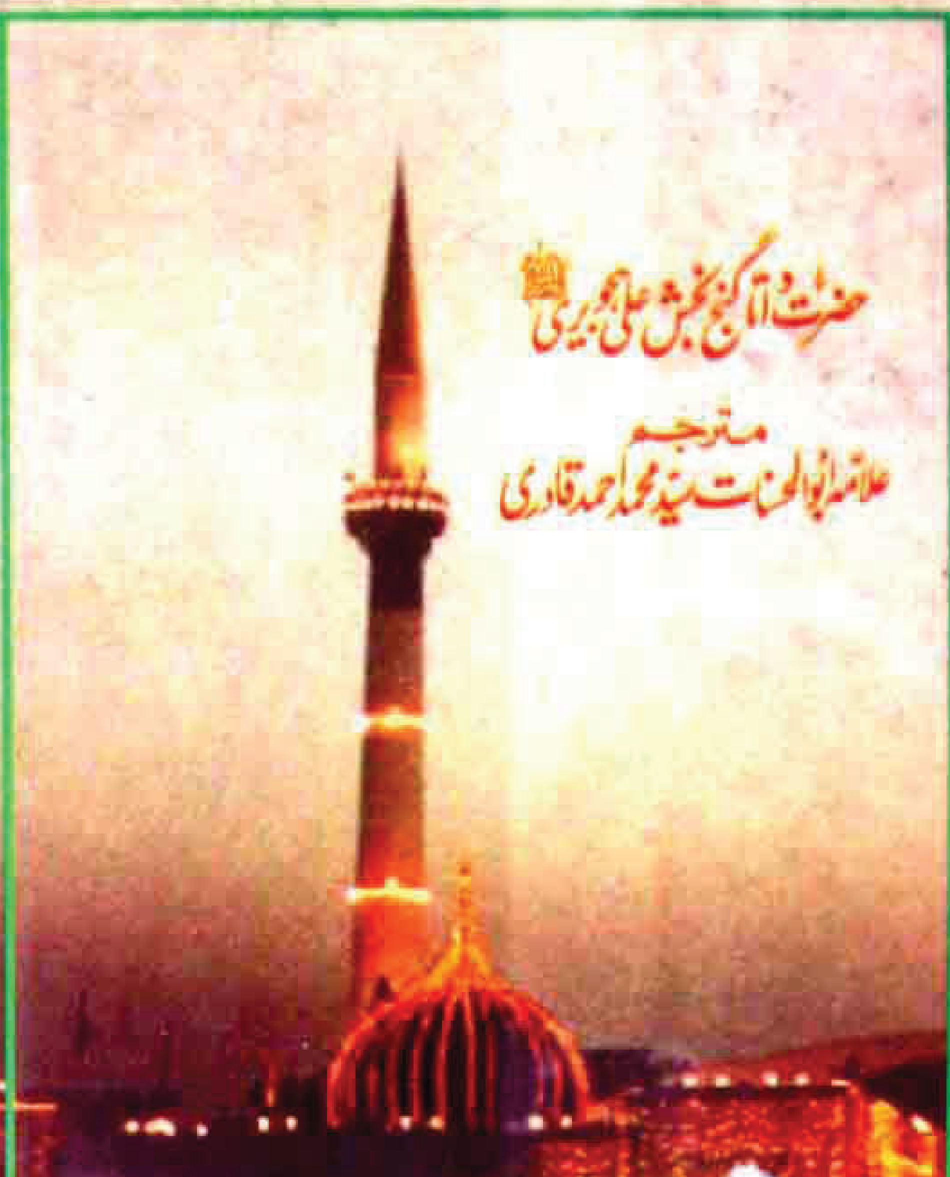
کشف المحجوب



حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔ لاہور

کلام المرغوب

ترجمۂ

کشف المحجوب

تصوف کی لازوال اور شہرۂ آفاق کتاب

تصنیفِ عظیم

ابو الحسن سید علی بن عثمان ہجویری قدس سرہ العزیز

مترجم

علامہ ابو البرکات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	کشف المحجوب
تصنیف عظیم	ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالحسنات سید محمد احمد قادری
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تاریخ اشاعت	اپریل 2002ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوزر کوڈ	1Z41
قیمت	-/150 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

کمال کی طرف اشارہ ہے اور یہی حضوری خاص ہے۔ یہاں تک معنی غیبت و حضور کو مختصر بیان کیا گیا۔ بہرحال اس بیان سے مسلک خفیفیان تیری سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اس جماعت کی مراد غیبت حضور سے کیا ہے اور اس کی شرح وبسط چونکہ کتاب کو طویل کر دے گی۔ اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور جو میرا مذہب ہے وہ اس کتاب میں مختصر ہے۔ وباللّٰہ التوفیق۔

فرقہ سیاریہ

اب سیاریہ کا مذہب بھی سمجھنا چاہئے۔ جماعت سیاریان حضرت ابوالعباس سیاری سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ مرو کے امام تھے اور تمام علوم میں عالم کامل۔ اور ابوبکر واسطی کے ہم صحبت۔ معتا نسا اور مرو میں ان کے اصحاب اور مرید کافی ہیں۔ اگرچہ مذہب تصوف میں کوئی بھی بحال نہیں رہا۔ مگر ان کا مذہب قائم ہے۔ اس لئے مرو اور نسا کے لوگ ان کی پیروی سے منحرف نہیں ہیں اور جو لوگ ان کے مذہب پر قائم ہیں وہ مرو اور نسا میں ہی ہیں بلکہ اہالیانِ مرو کے بعض اصحاب نے تو نہایت مبحث پر رسالے لکھے ہیں۔ اور بذریعہ خط وکتابت مسائل طے کرتے رہے ہیں اور بعض خطوط میں نے خود بھی مرو میں دیکھے ہیں۔ جو نہایت تفسیرِ مضمون سے مملو تھے۔ ان میں جمع وتفریق پر اچھی بحث تھی اور یہ لفظ اہل علم میں مشترک ہے اور ہر گروہ اس لفظ کو اپنے کام میں لاتا ہے تاکہ ان کی عبارتیں سمجھی جائیں۔ مگر اس سے ہر گروہ کی مراد علیحدہ ہوتی ہے۔

اہلِ حساب جمع وتفریق کا لفظ ضرور استعمال کرتے ہیں۔ مگر اس سے ان کی مراد کسی چیز کے اعداد کا جمع کرنا یا فرق کرنا ہوتی ہے۔ اربابِ نحو اتفاق اسامی لغوی اور افتراقِ معانی مراد لیتے ہیں۔ اربابِ فقہ جمع قیاس اور تفرقہ صفات یا جمع معنی اور تفرقہ قیاس اس سے مراد لیتے ہیں اربابِ اصول جمع صفاتِ ذات اور تفرقہ صفات فعل مراد لیتے ہیں۔ لیکن اس طائفہ صوفیاء میں اس سے جو مراد ہے، اس میں اختلافِ مشائخ کی تفصیل بیان کرتا ہوں تاکہ ان کی مراد کی جو حقیقت ہے وہ تم پر منکشف ہو اور جمع اور تفرقہ سے مشائخ جو مراد لیتے ہیں وہ معلوم ہو۔ انشاءاللہ۔

جمع تفرقہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی عورت میں خلقت کو جمع فرما کر ارشاد کیا۔ وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ

یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف (یعنی جنت کی طرف) پھر ہدایت کے ساتھ تفریق کی اور فرمایا وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف لے جاتا ہے۔

گویا تمام مخلوق کو از روئے دعوت دارالسلام کی طرف بلاکر اپنی مشیت ظاہر کرنے کے لئے ایک گروہ کو دور کر دیا ایک گروہ کو دارالسلام کی طرف جمع فرمایا۔ یعنی ایک گروہ کو عصمت عطا کی اور ایک گروہ کو آفت کی طرف مائل کر دیا۔ تو اس معنی میں جمع کا راز مرادِ حق تعالیٰ معلوم ہوئی اور تفریق میں اظہار امر و نہی واضح فرمائی جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا کہ سر اسماعیل کاٹ اور چاہا کہ سر نہ کٹے اور آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ گندم نہ کھانا اور مشیت یہ ہوئی کہ وہ کھائیں اور مثل اس کی بہت سی مثالیں ہیں اَلْجَمْعُ مَاجَمَعَ بِاَوْصَافِہٖ وَالتَّفْرِقَۃُ مَافَرَّقَ بِاَفْعَالِہٖ اور یہ سب کچھ انقطاع اور وہ خودی اور ترکِ تصرفِ خلق ہے۔ اثباتِ ارادۂ حق میں اور اس حد تک جمع و تفریق میں اجماع ہے اہلِ سنت کا۔ سوا معتزلہ کے گروہ مشائخ طریقت سے مختلف ہیں۔

اس کے علاوہ اس عبارت جمع و تفریق کے استعمال میں مختلف جماعتیں ہیں۔ ایک گروہ اسے توحید کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک گروہ اوصاف حق کی طرف۔ ایک گروہ اوصافِ عبد کی طرف ایسے کہ جو اوصاف بندہ میں ہوں وہ اوصافِ حق ہوں اور یہ سرِ توحید ہے کہ کسب بندہ بندہ سے منقطع ہو جائے اور جو اوصاف بندہ میں ہوں وہ توحید سے ہوں۔ اس کے صدقِ عقیدہ اور صحتِ عزلیت سے اور یہ قول حضرت ابو علی رود باری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

اور ایک گروہ اور ہے جو کہتا ہے کہ اوصافِ بندہ میں ہوں وہ تمام صنعت حق تعالیٰ سے ہوں اور اس میں فرق یہ ہو کہ کسب بندہ کا اس سے منقطع ہو اور جو مشیتِ الٰہی میں ہو اس سے وہ ممتاز نہ نہ ہو تو جمع ذات و صفات اس کے اندر ہو۔ اس طرح کہ اَلْجَمْعُ تَسْوِیَۃٌ فِی الْاَصْلِ اور سوا اس کی ذات و صفات کے کوئی اس کا مساوی نہ ہو اور اس کے فرق کرنے میں عبارت اور تفصیل خلقت کے جمع نہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں اور وہی اس سے خاص ہے اور صفات کا قیام اس سے ہے اور اس کے وجود کی خصوصیت اسی سے ہے اور وہ اور اس کی صفات دو ہیں۔ اس لئے کہ وحدانیت میں فرق و عدد روا نہیں اور اس صورت میں سوا اس معنی کے حکم جمع روا نہیں (لیکن تفرق فی الحکم)

یہ افعالِ حق تعالیٰ ہیں کہ تمام حکم میں متفرق ہیں۔ ایک کو حکم وجود کا ہے دوسرے کو حکم عدم کا لیکن عدم ممکن الوجود ہوتا ہے۔ تو ایک کو حکم فنا کا اور ایک کو حکم بقا کا۔ پھر ایک گروہ اور بے کمالے علم پر لے جا کر کہتا ہے۔ اَلْجَمْعُ عِلْمُ التَّوْحِیْدِ وَالتَّفْرِقَۃُ عِلْمُ الْاَحْکَامِ جمع علم توحید کا نام ہے اور تفرقہ علم احکام کو کہتے ہیں تو علم اصول جمع ہے اور علم فروع تفرقہ اور اس کے معنی بھی وہی ہوئے کہ حق تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں اور وہ بھی قدیم جو اس کی ذات کے ساتھ مخصوص۔ چنانچہ مشائخ رحمۃ اللہ سے ایک فرماتے ہیں اَلْجَمْعُ مَا اجْتَمَعَ عَلَیْہِ اَھْلُ الْعِلْمِ وَالتَّفْرِقُ مَا اخْتَلَفَ فِیْہِ یعنی جمع وہ ہے جس پر اہلِ علم اجماع کر لیں اور تفرقہ وہ ہے جس پر اہلِ علم نے اختلاف کیا۔ پھر سب محققین تصوف نَضَّرَ اللّٰہُ وُجُوْھَھُمْ کی عبارتیں اسی طرف ہیں کہ مکاسب تفرقہ ہے اور مواہب جمع ہے یعنی مجاہدہ و مشاہدہ۔ تو جب تک بندہ مجاہدہ سے راہ بنا رہا ہے تفرقہ میں ہے۔ اور جب بندہ پر عنایت و ہدایتِ حق ہونے لگے۔ وہ مقام جمع ہے اور بندہ کی وہ عزت ہے کہ اس میں بندہ اپنے افعال اور احکام میں مجاہدہ بہ جمالِ حق میں ہر آفت سے اپنے فعل سے بچا ہوتا ہے اور اپنے کو حق تعالیٰ شانہٗ کے فضل میں مستغرق جانتا ہے اور مشاہدہ کو ہدایت کے پہلو میں منفی سمجھتا ہے تو اس کا قیام حق سے ہوتا ہے۔ پھر وہ اس ذاتِ حق کے ساتھ ایسا محو ہوتا ہے کہ اس کی ذاتِ حق یعنی وکیلِ حقیقی ہوتی ہے اور اس کا ہر فعل ذاتِ حق کی طرف منسوب ہو جاتا ہے اور بندہ اپنے کسب کی نسبت سے نکل جاتا ہے۔ چنانچہ پیغمبر آخر الزماں علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں جبریل نے آکر کہا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّیَدًا وَّفُؤَادًا وَّلِسَانًا فَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَنْطِقُ وَبِیْ یَبْطِشُ جب میرا بندہ یہ مجاہدہ میرے ساتھ تقرب کرتا ہے تو میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اس کی ہستی کو اس میں فنا کر دیتا ہوں اور اس کی نسبت افعال سے اٹھا لیتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے ساتھ سنتا ہے اور مجھ سے ہی وہ بات کرتا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے میری قوت سے کہتا ہے۔ جو دیکھتا ہے میری قوت سے دیکھتا ہے اور جو پکڑتا ہے میری قوت سے پکڑتا ہے۔ یعنی میری یاد میں اتنا مغلوب ہو جاتا ہے کہ میری ہی یاد باقی رہتی ہے اور اس کا ہر فعل میرے ذکر میں فنا ہو جاتا ہے۔ اور میری یاد اس کی سلطانِ ذکر ہو جاتی ہے اور اس کی نسبت آدمیت میرے ذکر سے منقطع ہو جاتی ہے اور اس کا ذکر میرا ذکر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ غلبہ حال

یعنی اس صفت تک پہنچ جاتا ہے۔ جیسے ابو یزید نے کہا۔ سُبْحَانِی مَا اَعْظَمَ شَانِی، میں پاک ہوں۔ میرا مقام بڑا درجہ ہے اور یہ کہنا ان کی گفتار کا نشانہ ہے اور درحقیقت یہ کہنے والا حق تعالیٰ ہی ہے وہ عبد ہوتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْحَقُّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ۔ حق زبان عمر پر کلام کرتا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ قربت حق انسان پر اپنی سلطانیت ظاہر کرتی ہے اور اسے اس کی ہستی سے اپنی طرف لے لیتا ہے تاکہ اس کا بولنا اس کے رب کا بولنا ہو۔ اس وقت حق تعالیٰ شانہٗ اپنی شان اس میں محو صحو کرتا ہے۔ اس سے یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دوسرے میں حلول مانا جائے یا صانع اپنی مصنوع میں ایک ہو جائے یا وہ معاذاللہ کسی میں حلول کرے۔ تعالی اللہ عن ذالک عما یصفہ الملحدۃ علوا کبیرا۔

تو یہ جائز ہے کہ حق تعالیٰ کی دوستی بندہ کے دل پر غالب ہو جائے اور اس کے غلبہ محبت اور غلبۂ حال سے عقل اور طبیعت اس کی برداشت سے عاجز ہو جائے۔ پھر ہر امر اس کے کسب اور فعل سے ساقط ہو۔ اس وقت کے اس درجہ کا نام جمع ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مستغرق اور مغلوب تھے۔ ان سے جو فعل ظہور میں آتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس فعل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اٹھا کر اپنی طرف منسوب فرمایا اور فرما دیا کہ جو تیرا فعل ہے اے محبوب وہ میرا فعل ہے۔ جیسے فرمایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنی اے محبوب وہ مٹی یا کنکریاں تو نے نہیں پھینکیں جو تو نے پھینکیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ نے پھینکیں۔ جیسا اس قسم کا فعل حضرت داؤد علیہ السلام سے ظاہر ہوا۔ اسے فرمایا۔ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ۔ یعنی داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا۔ یہ حال بحال تفرقہ تھا۔ اور ظاہر ہے جو فعل بندے کی طرف سے منسوب ہو وہ محل آفت اور حوادثات کے پہنچنے کا موجب ہے اور فعل جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو وہ قدیم اور آفت سے مبرا ہوتا ہے تو اگر ایسا فعل آدمی سے سرزد ہو جو جنس افعال انسانی سے نہ ہو تو ضرور اس کا فاعل حق تعالیٰ شانہٗ ہوتا ہے اور معجزات و کرامات سب اسی جنس سے ہیں۔ اور جو فعل مطابق عادت ہو وہ تفرقہ ہے اور جو خلاف عادت ہو وہ جمع ہے۔ اسی درجہ میں بحال جمع ایک رات کے ادنیٰ حصہ میں قاب قوسین ہو جاتا۔ اگرچہ عادت نہیں مگر اس کا فاعل حق تعالیٰ شانہٗ ہوتا ہے جس میں عقل انسان کی رسائی نہیں۔ یہ منصب اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو عنایت فرماتا ہے اور اپنا فعل ان کی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کے افعال کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔

اور بات بھی یہ ہے کہ اس کے دوستوں کے افعال اسی کے ہونے چاہئیں۔ یہی وجہ ہے خاصۂ حق کی بیعت اس کی بیعت ہوتی ہے اور محبوب خاص کی اطاعت اس کی اطاعت جیسا کہ فرمایا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ بیشک جو آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ ضرور اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں اور اطاعت پر حکم لگایا۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہَ۔ جو ہمارے رسول کا متبع ہوا وہ یقیناً اللہ کی اطاعت کرنے والا ہے تو خلاصہ یہ ہوا کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے اولیاء اسرار سے جمع ہیں اظہار میں تفریق کے ساتھ جدا تاکہ اسرار مودت کے جمع ہونے میں مضبوط ہوں اور فرق صحت اقامت عبودیت کے ظاہر کرنے میں صحیح ہے۔

چنانچہ مشائخ رضی اللہ عنہم سے ایک بڑے شیخ فرماتے ہیں:

قَدْ تَحَقَّقْتُکَ بِسِرِّیْ فَنَاجَاکَ لِسَانِیْ
فَاجْتَمَعْنَا لِمَعَانٍ وَافْتَرَقْنَا لِمَعَانِیْ
فَلَئِنْ غَیَّبَکَ التَّعْظِیْمُ لَحْظَۃَ عَیَانِیْ
فَلَقَدْ صَیَّرَکَ الْوَاجِدُ مِنَ الْاَحْشَاءِ دَانِیْ

ترجمہ: تو میرے باطن میں متحقق ہو گیا تو میری زبان نے تجھ سے سرگوشیاں کیں۔ پس کتنے ہی امور میں ہم جمع ہوئے اور کتنے ہی امور میں ہم میں تفریق ہوئی۔ اب اگر تیری عظمت نے تجھے میری آنکھوں سے غائب کر دیا ہے تو میرا شوق اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ یہ غیبت بھی میرے لئے حضوری کی جائے گاہ ہے خلاصہ یہ کہ اجتماع اسرار کو جمع کہتے ہیں اور مناجات لسانی کو تفریق اور جب جمع اور تفریق ایک جگہ جمع ہو کر دل میں مرکوز ہو جائیں تو پھر اس کیفیت کا اس حال والا خود ہی قاعدہ ہو جاتا ہے نہایت لطیف بات ہے۔ و باللہ التوفیق

فصل

اب رہا وہ خلاف گروہ جو کہتا ہے کہ اظہار جمع تفرقہ ہے۔ اس لئے یہ متضاد ہے کیونکہ جب سلطان ہدایت مستولی ہوتا ہے تو ولایت کسب و مجاہدہ ساقط ہو جاتا ہے اور محض تعطل ہے۔ اس لئے کہ جب تک امکان عقل اور طاقت کسب و مجاہدہ تھا ہرگز وہ بندہ سے ساقط نہیں ہوتا۔ اس وجہ میں کہ تفرقہ سے جدا نہیں ہے جیسے نور آفتاب سے اور عرض جوہر سے اور صفت موصوف سے تو مجاہدہ ہدایت سے اور شریعت حقیقت سے اور طلب